احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 21 جولائی 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 21 جولائی 2003ء 20 جمادی الاول 1424 ہجری- 21 وفا 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 162

حادثاتی موت سے بچنے کی دعا

حضرت ابوالسیر نے رسول اللہ ﷺ کی یہ دعا بیان کی-

اے اللہ میں اس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ کسی دیوار کے نیچے آ کر مروں یا بلندی سے گر کر مر جاؤں یا ڈوب کر یا جل کر مروں یا بہت بڑھاپے کی موت آئے یا موت کے وقت شیطان مجھ پر مسلط ہو یا تیری راہ میں پیٹھ پھیر کر مروں یا موذی جانور کے ڈسنے سے ہلاک ہو جاؤں-

(مسند احمد حدیث نمبر 14976)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے رب میں ایک تعلق جاذبہ ہے یعنی پہلے خداتعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خداتعالیٰ اس کے نزدیک ہو جاتا ہے اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے-سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خداتعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں- تب اس کی روح اس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے اور قوت جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خداتعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے تب اللہ جل شانہ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں-مثلاً اگر بارش کے لئے دعا ہے تو بعد استجابت دعا کے وہ اسباب طبعیہ جو بارش کے لئے ضروری ہوتے ہیں اس دعا کے اثر سے پیدا کئے جاتے ہیں اور قحط کے لئے بددعا ہے تو قادر مطلق مخالفانہ اسباب کو پیدا کر دیتا ہے- اسی وجہ سے یہ بات ارباب کشف اور کمال کے نزدیک بڑے بڑے تجارب سے ثابت ہو چکی ہے کہ کامل کی دعا میں ایک قوت تکوین پیدا ہو جاتی ہے یعنی باذنہ تعالیٰ وہ دعا عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے اور عناصر اور اجرام فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اس طرف لے آتی ہے جو طرف مؤید مطلوب ہے خداتعالیٰ کی پاک کتابوں میں اس کی نظیریں کچھ کم نہیں ہیں-

(برکات الدعا- روحانی خزائن جلد 6 ص 9)

توسیع اشاعت الفضل کے سلسلے میں تعاون کی درخواست

الفضل کے خریداروں سے ایک خصوصی درخواست کی جا رہی ہے۔ آپ سب قارئین اگر ادارہ الفضل سے تعاون کرتے ہوئے صرف ایک خریدار بنا دیں تو الفضل کی خریداری دوگنا ہو جائے گی۔ آپ سے گزارش ہے کہ ہماری اس درخواست کو شرف قبولیت عطا کریں اور اپنے دوستوں واقف کاروں کو الفضل کی برکات سے حصہ دلائیں۔

ہمیں یقین ہے کہ ذرا سی کوشش سے کم از کم ایک خریدار تو آپ بنوا ہی سکتے ہیں! کیا ہماری توقع درست نہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ دین و دنیا کی ہر ترقی آپ کا نصیب ہو۔ آپ کے گھروں میں برکتوں اور رحمتوں کی بارش ہو۔ اللہ کی رحمت ہر دم آپ کو خوش اور خوشحال رکھے۔ الفضل کی شرح ذیل میں دی جا رہی ہے:۔

شرح چندہ (پاکستان)

سالانہ چندہ -/1275 روپے
ششماہی چندہ -/640 روپے
سہ ماہی چندہ -/320 روپے

شرح چندہ لوکل ربوہ

سالانہ چندہ -/1050 روپے
ششماہی چندہ -/525 روپے
سہ ماہی چندہ -/265 روپے
خطبہ نمبر -/270 روپے

نوٹ: سالانہ نمبر کی قیمت اس کے حجم اور مطبوعہ تصاویر کے مطابق الگ ہوگی۔

(مینیجر الفضل)

معلمین کلاس کیلئے طلبہ بھجوائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے خطاب فرمودہ 27 دسمبر 1977ء میں فرماتے ہیں:۔ وقف جدید کے کام میں سب سے بڑی روک خود جماعتوں کی طرف

باقی صفحہ 8 پر

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1994ء (5)

31	جولائی	جلسہ برطانیہ کے تیسرے دن دوسری عالمی بیعت منعقد ہوئی جس میں 93 ممالک کی 155 قوموں کے 8 لاکھ 18 ہزار 206 افراد شریک ہوئے۔ پنڈال میں 60 زبانوں میں بیعت کے الفاظ دہرائے گئے۔ جلسہ سے اختتامی خطاب میں حضور نے کسوف وخسوف کے نشان پر روشنی ڈالی۔ دعا سے قبل حضور نے اسیران راہ مولیٰ کو بلا کر گلے لگایا۔ دعا کے بعد ابھی وقت باقی تھا تو دنیا بھر کے ممالک سے مبارکباد کے پیغام ملنے لگے۔ جن کا حضور جواب عطا فرماتے رہے۔
29 تا 31	جولائی	سرینام کا جلسہ سالانہ۔
	جولائی	لجنہ اماءاللہ کیرالہ کا سہ ماہی رسالہ النور جاری ہوا۔
یکم	اگست	جلسہ برطانیہ کے بعد انٹرنیشنل مجلس شوریٰ۔
5 تا 7	اگست	ملائیشیا کا جلسہ سالانہ۔
7	اگست	لجنہ گی آنا کا جلسہ سالانہ۔
12 تا 14	اگست	اجتماع خدام الاحمدیہ ولجنہ امریکہ وخدام الاحمدیہ سوئٹزرلینڈ۔
12 تا 18	اگست	جماعت کینیڈا کی تیسری نیشنل تعلیم القرآن کلاس
13,14	اگست	لجنہ سوئٹزرلینڈ کا سالانہ اجتماع۔
19	اگست	حضور نے نومبائعین کے لئے ایسی تربیت گاہیں قائم کرنے کی تحریک فرمائی جو سارا سال جاری رہیں اور صاحب علم مردوزن اس کام کے لئے وقف عارضی کریں۔
19 تا 21	اگست	خدام الاحمدیہ کینیڈا کا 7واں سالانہ اجتماع۔
23	اگست	حضور کا سفر جرمنی۔
23	اگست	ایم ٹی اے پر حضور سے ملاقات کا Live پروگرام پہلی دفعہ بیلجیئم سے نشر کیا گیا۔
26 تا 28	اگست	جلسہ سالانہ جرمنی حضور کے خطابات کل حاضری 23 ہزار 559 تھی۔ جس میں 4900 بوسنین اور البانوی باشندے تھے جماعت جرمنی نے 10 ہزار بیعتیں حاصل کیں۔ اختتامی خطاب میں حضور نے جماعت پر لگائے جانے والے الزامات پڑھ کر سنائے اور ان کو جھوٹا قرار دیتے ہوئے جھوٹوں پر خدا کی لعنت ڈالی۔
27,28	اگست	زائر کا تیسرا جلسہ سالانہ۔
30	اگست	وسیم احمد صاحب بٹ اور حفیظ احمد صاحب بٹ کی فیصل آباد میں شہادت۔
2	ستمبر	حضور نے خطبہ جمعہ ہمبرگ جرمنی میں ارشاد فرمایا۔
3,4	ستمبر	ویسٹرن کینیڈا کا 17واں جلسہ سالانہ۔
11	ستمبر	انصار اللہ مونٹریال کینیڈا کا سالانہ اجتماع۔
9 تا 11	ستمبر	سوئٹزرلینڈ کا 12واں جلسہ سالانہ۔

دعوت الی اللہ کے سنہری گر (85)

پر حکمت نصائح
ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

قادیان آنے کی دعوت

محترم کیپٹن خادم حسین صاحب مرحوم تحریر کرتے ہیں۔

میں نے 1946ء میں احمدیت قبول کی وہ ایک خواب کی بنا پر تھی حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب کی خدمت میں پشاور چھاؤنی سے 15 راکتوبر 1946ء کو ایک فتویٰ طلب کرنے کے لئے ایک عریضہ لکھا۔ حضرت مولوی صاحب کی طرف سے مجھے اس فتویٰ کا جو جواب آیا اس کے اندر مجھے مذہب کی حقیقی روح معلوم ہوئی جسے پڑھ کر میں بہت متاثر ہوا۔ اس پر میں نے حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا کہ وہ مجھے احمدیت کے متعلق کوئی کتاب بھیجیں۔ جس کے جواب میں صاحب موصوف نے مجھے جلسہ سالانہ 1946ء پر قادیان آنے کی دعوت دی۔ 25 ردسمبر 1946ء کو میں قادیان پہنچ گیا۔ اس طرح ایک فتویٰ گویا مجھے حضرت امام الزمان کے مرکز ہدایت قادیان میں پہنچانے کا ذریعہ بنا۔ جس غیبی طاقت نے مجھے قادیان پہنچانے کا کام کیا۔ اسی غیبی طاقت نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دست مبارک پر مجھے بیعت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

قیام قادیان کی پہلی رات بعد از نماز تہجد میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بادشاہی محل ہے کہ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جن کی میں نے اس وقت تک زیارت ہی نہیں کی تھی بیٹھے ہیں۔ اور میں گھٹنے ٹیک کر حضور پرنور کی بیعت کر رہا ہوں۔ صبح کو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ رات کو جن کی میں نے بیعت کی ہے وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ہی ہیں۔ یہی خواب بعد میں دونوں رات مجھے آئی۔ اور 28 ردسمبر 1946ء کو مجھے بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ (بشارات رحمانیہ جلد دوم ص 179)

حقانیت روشن ہوگئی

بھارت کے مولانا عبدالرحیم صاحب شہید اپنی قبول احمدیت کی داستان بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میں نے 1980ء میں الہ آباد بورڈ سے عربی ادب میں فضیلت کی سند حاصل کی۔ 81ء میں دارالعلوم مئو سے حدیث کا دور مکمل کیا اور دوبارہ دارالعلوم دیوبند سے حدیث کا دور مکمل کیا۔ پھر بنگال کے مختلف مدارس میں درس و تدریس کا مشغلہ اختیار کیا اور 90ء سے 93ء تک صدر مدرس و شیخ الحدیث کے عہدہ پر رہے۔ پھر پنجاب آئے تو پہلے احمدیت کی مخالفت میں کمربستہ ہوئے اور پھر ہماچل پردیش، ہریانہ میں بھی احمدی مربیان کا تعاقب کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اس وقت حسد وعناد میں مخالفین احمدیت کی کتب کا مطالعہ کیا کرتے تھے کہ اچانک نفس لوامہ نے ابھرنا شروع کیا اور پھر عقل سلیم کے تقاضے پر احمدی کتب کا مطالعہ کرنے کی خواہش بھی پیدا ہوئی۔

بہت تلاش کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود کی دو تصانیف ''براہین احمدیہ'' اور ''حقیقۃ الوحی'' دستیاب ہوئیں تو ان کے مطالعہ سے حق کی حقانیت روشن ہوگئی چنانچہ 1997ء میں پورے انشراح کے ساتھ قبول احمدیت کی توفیق مل گئی۔

(الفضل انٹرنیشنل 13 راپریل 2001ء)

فونوگراف کے ذریعہ دعوت الی اللہ

حضرت مسیح موعود 31 راکتوبر 1901ء کو حسب معمول سیر کو تشریف لے گئے۔ راستہ میں فونوگراف کی ایجاد اور اس سے اپنی تقریر کو مختلف مقامات پر پہنچانے کا تذکرہ ہوتا رہا، چنانچہ یہ تجویز کی گئی کہ اس میں حضرت اقدس کی ایک تقریر عربی زبان میں بند ہو جو چار گھنٹہ تک جاری رہے اور اس تقریر سے پہلے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی تقریر ایک انٹروڈکٹری نوٹ کے طور پر جس کا مضمون اس قسم کا ہو کہ انیسویں صدی مسیحی کے سب سے بڑے انسان کی تقریر آپ کو سنائی جاتی ہے جس نے خدا کی طرف سے مامور ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور جو مسیح موعود اور مہدی موعود کے نام سے دنیا میں آیا ہے اور جس نے ارض ہند میں ہزاروں لوگوں کو اپنے ساتھ ملا لیا ہے اور جس کے ہاتھ پر ہزاروں تائیدی نشان ظاہر ہوئے۔ خدا تعالیٰ نے جس کی ہر میدان میں نصرت کی۔ وہ اپنی دعوت بلاد اسلامیہ میں کرتا ہے۔ سامعین خود اس کے منہ سے سن لیں کہ اس کا کیا دعویٰ ہے اور اس کے دلائل اس کے پاس کیا ہیں۔ اس قسم کی ایک تقریر کے بعد پھر حضرت اقدس کی تقریر ہوگی اور جہاں جہاں یہ لوگ جائیں اسے کھول کر سناتے پھریں۔ (ملفوظات جلد اول ص 566)

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

19 اپریل کا ایک عدیم المثال راہی

لیتا ہی نہیں کہیں پڑاؤ۔ یادوں کا عجیب کارواں ہے

مکرم عبدالسمیع نون صاحب

وقت کو اس سے کچھ غرض نہیں کہ کون کس موڑ پر جدا ہو گیا۔ وہ بڑا ہی پتھر دل ہے جب کسی سے بچھڑنے کا وقت آتا ہے تو لگتا ہے کہ وقت یہیں ٹھہر جائے گا۔ مگر پھر جب ماہ و سال گزرنے لگتے ہیں تو احساس ہوتا ہے کہ جدائی کے کئی مہینے اور پھر کئی سال دبے پاؤں گزر گئے ہیں۔ مگر انسان کے چلے جانے سے اس کی عظمت اور محبت تو نہیں مرتی۔ ہم بسیار کوشش کے باوجود کیا لکھ سکیں گے۔ اپنی عقیدتوں اور محبتوں کے ٹوٹے پھوٹے الفاظ کو مالا میں پرولیں گے۔ مگر وہ عظیم شخص تھا۔ وہ نہ بھولنے والا شخص وہ بہت بڑا انسان تھا۔ وہ تاریخ دان بھی تھے۔ تاریخ ساز بھی تھے اور تاریخ کا مان بھی تھے۔

جب انسانیت کی تاریخ لکھی جائے گی جب دین حق کے لئے ایثار اور ان تھک کوششوں پر کوئی غیر متعصب تاریخ دان قلم اٹھائے گا۔ تو حضور کے تذکرے بھی ان میں خوشنما رنگ بھریں گے۔ اور دین حق کے حقیقی خادموں اور اس کی اشاعت اور ترقی کے لئے سر دھڑ کی بازی لگانے والوں میں میرے آقا کا نام اونچا بہت اونچا ہوگا۔ وہ شخص اتنی پہلودار شخصیت رکھتا تھا کہ اس کی سوانح لکھنے والوں کو اس کی کنہ معلوم نہیں ہو سکے گی اور یونہی قلمیں توڑتے رہیں گے۔ وہ حوصلوں کا ایک آسمان تھے۔ جو کوئی اپنا یا غیر ملنے آتا۔ تو بھرپور جینے کا حوصلہ لے کر اٹھتا۔

16 گریسن ہال روڈ جہاں اس کی زندگی کے 19 سال گزرے 21 اپریل کو اسے دیکھا تو وہاں ایک عارفانہ سوز بکھرا ہوا تھا۔ ہزار ہا آنکھوں سے رم جھم ہو رہی تھی۔ چہروں پر افسردگی اور پژمردگی کی دھول، ہر ایک کی زندگی کا سہارا لٹ جانے کا غم، خاموشی کا سناٹا جس میں محرومی کا شدید احساس بھی تھا۔ جب حضور کے چہرہ پر نگاہ ڈالی تو آنسوؤں نے وہاں بھی گویا پردہ لٹکا دیا کچھ صاف دکھائی نہیں دیتا تھا۔ آنسوؤں کی جھلی کو بمشکل صاف کیا تو میرے دل میں بے ساختہ یہ کسی کا شعر آیا کہ

جی کے مرنا تو سب کو آتا ہے
مر کے جینا سکھا دیا تو نے

تو زندہ ہے تو کبھی نہیں مرے گا جسم اطہر تو بے شک مٹی اوڑھ لے گا۔ مگر تیری عظمت کردار تیرا وسیع علم تیرا گہرا الٰہی عرفان تیری دل نواز مسکراہٹ یہ تو دفن ہونیوالی چیزیں نہیں ہیں۔ یہ تیرا سب کچھ ہمارے ساتھ رہے گا۔ اور اب یہی ہمارا اثاثہ ہے اس کی خوشبو سے ہی دلوں کو سکون نصیب ہوگا۔ مگر کیا پتہ کہ دل اس سے بہل جائے گا۔ یا تپش ہجر سے سلگنا شروع ہو جائے گا۔ غالب امکان یہی ہے کہ آخر والی صورت حال ہی ہوگی۔

آج تو میرے آقا بے حساب ہی یاد آ رہے ہیں ہماری خاطر انتھک کوششیں، رتجگے، تیری پل پل کی محنت تو نے اپنے بیمار جسم و جان کی کچھ بھی پرواہ نہ کی۔ 18 اپریل بروز جمعہ بیت الفضل میں نماز جمعہ کے لئے آتے دیکھا تو آپ کی کمزور چال کو دیکھ کر سینے میں چوٹ لگی۔ اور میں نے پاس بیٹھے ہوئے اپنے بچوں کو کہا کہ حضور کس طرح چل رہے ہیں اور آنکھیں بھر آئیں آپ جان تو گئے ہونگے کہ اپنے خالق و مالک کے حضور حاضر ہونے والے ہیں تبھی تو اپنی صاحبزادیوں کو مجبوری کے اچانک صدمے سے بچانے کیلئے تیاری کرواتے رہے۔

پھر 18 راپریل کو پون گھنٹے کا خطبہ جمعہ عصر سے مغرب تک اسی شام طویل نشست میں محفل علم و عرفان بھی سجائی۔ یہ سب جماعت کی بہتری اور تربیت اور محبت کی خاطر۔ تجھے آگے قدم بڑھا کر پیچھے ہٹنا نہ آیا۔ نہ تیرا تدبر ہارا نہ تیرا تفکر تیری اس چٹانی جبلت کو ہم مہجور غلام سلام پیش کرتے ہیں للہ قبول فرمالیں کہ ہم تہی دستوں کے پاس سوائے محبت اور عقیدت کے پھولوں کے اور ہے کیا مجھے ایک اور صدمہ بھی ہے کہ قلم سے خون ٹپکانے کے سوا اور کچھ بھی میرے پاس نہیں ہے۔ اور پھر غم ایسے حالات میں بہت بڑھا جب غم گسار بھی کوئی نہیں ہے۔ اس دکھ میں میں اپنے آپ سے خود بھی روٹھ گیا ہوں حتی کہ اپنے زخمی سینے سے سانسیں کھینچنا بھی مشکل ہو رہا ہے۔ رنج و مصائب کی لگاتار یورشیں اچھے بھلے باہمت انسان کو بھی اندر سے ریزہ ریزہ کر دیتی ہیں۔ میں تو صبر و ہمت کی ساری طاقتیں کھو بیٹھا ہوں کچھ عمر کی کہنگی اور کچھ پے بہ پے پیاروں کے روٹھ جانے سے۔ اور اب حالت یہ ہے کہ اپنی پگلی ہوئی شخصیت کو خود بھی اجنبی سمجھتا ہوں ادھر میرے محترم بزرگ استاد کی نصیحت بلکہ ارشاد مدنظر ہے۔

تم اپنے آپ سے ملتے اگر اکیلے تھے
بڑا تھا وقت تو ہنس کر گذار دینا تھا

بصد معذرت ان سے التماس ہے کہ آپ کا ارشاد سر آنکھوں پر مگر آپ نے جس کڑے وقت کو ہنس کر گزار دینے کی نصیحت کی تھی وہ یہ نہیں تھا کوئی اور ہوگا۔ یہ تو میری طاقت سے بیرون ہے۔ بلکہ خود حضرت ناصح کو بھی میں نے اپنے سے زیادہ اس کڑے وقت میں غم زدہ بیت الفضل لندن میں دیکھا۔

''سر صلیب میں نے ہرگز کوئی اشتہار نہیں دیا تھا''

اگر میرے چاک گریبان اور دریدہ دامن اور آنکھوں کی برسات سے کسی نے میرے اندر کا راز پالیا ہو تو یہ بے بسی اور مجبوری کا عالم تھا اور راقم نے تو سیدنا مصلح موعود کا سبق سیکھا ہوا تھا کہ

عشق و وفا کا کام نہیں نالہ و فغاں
بھر آیا دل تو چپکے سے آنسو بہا لیا

اہل اللہ کی دو خصوصیات انہیں عام لوگوں سے بلکہ ''علما'' کہلانے والوں سے بھی ممتاز کرتی ہیں یعنی ''حق'' اور ''جذب'' یہ دونوں صفات میرے آقا کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے ارزانی فرمائی تھیں۔ حق بات سوچتے کہتے اور اس پر ہمیشہ کاربند رہتے اور ہمیں عمر بھر تلقین فرماتے رہے آپ کو کلام مجید کی حقانیت پر یقین کامل تھا۔ اس کے احکام کی پابندی کی نصیحت فرماتے اور ''جذب'' ایک وہبی علامت عارف باللہ کی ہوتی ہے۔ اس میں بھی حضرت صاحب اپنے مقدس باپ اور دادا کے حقیقی جانشین تھے۔ مسند خلافت پر فائز ہونے سے قبل بھی ہر کوئی کھنچا چلا آتا تھا۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے مسند خلافت پر فائز فرمایا۔ تو جذب کی طاقت میں کئی گنا اضافہ ہو گیا۔

سات سمندر پار ہی خلافت کا بیشتر بلکہ عملاً سارا ہی زمانہ بن باسی میں گذرا۔ حضور خود فرماتے کہ جماعت کے وہ لوگ بھی لندن کھنچے چلے آتے جن کو میں جانتا ہوں کہ ان کے پاس زاد راہ کے بھی نا معلوم اللہ تعالیٰ نے کیسے سامان کر دیئے بظاہر ان کے پاس اتنے وسائل نہیں ہوتے تھے پنجابی کے شاعر نے اس کیفیت کا کیا خوب بیان کیا کہ

آپے دور دراز تھیں لے آون
کھچاں ٹور کے حسن عریاں دیاں
شمع بلے تے آپ ہو جان کٹھے
سدا گھلدا اے کون پروانیاں نوں

مئی کے اواخر میں میرا ایک مضمون چھپ چکا ہے۔ مگر ایسے ودود اور رؤف اور محسن آقا کی شیریں یادیں مسلسل تڑپا رہی ہیں۔

لیتا ہی نہیں کہیں پڑاؤ
یادوں کا عجیب کارواں ہے

چند دن جو ایسی آڑی ترچھی تحریر کو ترتیب دینے میں گزرتے ہیں ان میں دل کو کچھ بہلا لیتا ہوں۔ پھر وہی تشنگی دل کی مگر سوچتا ہوں کہ حضور کے فکری اور علمی کمالات کی شایان شان تحسین ابھی میرے ذمے قرض ہے۔ اگرچہ مجھ میں اس روشنی اور نور کے مینار کی تصویر کشی کی ہرگز طاقت نہیں ہے۔

راحت کے لئے کونسا اسلوب تراشوں
جو لفظ مکمل ہو میسر نہیں آتا

پھر اللہ قادر کے حضور التجا کرتا ہوں کہ

ایک درویش تیرے در پہ چلا آیا ہے
اس کے کشکول میں لفظوں کی فراوانی دے

سیدنا حضرت مصلح موعود نے 1944ء کے جلسہ ہوشیار پور میں ایک پیش خبری بیان فرمائی تھی حضرت مصلح موعود نے فرمایا۔ سنیئے

''خدا نے مجھے بتایا ہے کہ وہ ایک زمانے میں خود مجھ کو دوبارہ دنیا میں بھیجے گا۔ اور میں پھر کسی شرک کے زمانے میں دنیا کی اصلاح کے لئے آؤنگا جس کے معنی یہ ہیں کہ میری روح ایک زمانہ میں کسی اور شخص پر جو میری جیسی طاقتیں رکھتا ہوگا نازل ہوگی اور وہ میرے نقش قدم پر چل کر دنیا کی اصلاح کریگا''

(الفضل مطبوعہ 19 فروری 1956ء)

علامات انگلی سے اشارے کر رہی ہیں کہ وہ شخص جس پر حضرت مصلح موعود کی روح نازل ہوئی وہ سیدنا حضرت طاہر و مطہر ہی تھے۔

زبان و بیان کی ساری طاقتیں بھی باپ بیٹے میں مشترک تھیں اور دنیا کی اصلاح بھی اس نے خوب خوب کی۔ اور جماعت کی گاڑی پٹڑی پر ایسے چڑھا دی کہ اب وہ منزلیں مارتی جائے گی اور کبھی نہیں رکے گی مجھے اس پیش خبری کا مصداق حضرت صاحبزادہ میرزا طاہر احمد صاحب ہی نظر آتے ہیں واللہ اعلم

علم و معرفت ہو۔ خطابات میں بیان ہو۔ لیکچر دینا ہو۔ کوئی تصنیف کا کام ہو۔ حضور کی شخصیت علم و عمل کا دل آویز اور حسین مرقع تھی بہترین ادیب نثر و نظم میں یکساں ید طولیٰ رکھتے۔ تقریر کے دوران سامعین کی نگاہوں کا مرکز اور سامعین کو مسحور کر کے سارے اجتماع کو پوری طرح رفت میں لے لیتے۔ خطابت کی جاذبیت اور علمی وسعت کو ہمیشہ تسلیم کیا جاتا تھا۔

اور یہ ساری صفات بدرجہ اولیٰ و کمال سیدنا حضرت مصلح موعود میں پائی جاتی تھیں۔ میں نے تو حضرت صاحب کو کئی دفعہ دوران تقریر نیم وا نگاہوں۔ مختلف زاویوں سے دیکھا کہ مجھے تو شکل و صورت میں بھی حضرت مصلح موعود ہی نظر آئے اور سیدنا حضرت خلیفہ ثانی نے جو شرک کے زمانے میں اپنے دوبارہ آنے کی نوید سنائی تھی تو یہ زمانہ شرک ہی تو ہے۔ نہ معلوم وہ کون خوش نصیب تھا جسے حضرت سیدنا محمود احمد خواب میں آئے۔ میری بھی یہ خواہش رہی کہ کبھی اس پراگندہ اور ویران کوچے میں بھی سیدنا حضرت مصلح موعود اور سیدنا حضرت طاہر کی روح پاک کا گذر ہو۔

ہر شب اسی امید میں سوتا ہوں دوستو
شاید ہو وصل یار میسر مگر کہاں

حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب سے

کسی شخص نے کہا کہ آپ کے بارہ میں ایک شخص نے منذر خواب دیکھی ہے۔ کچھ صدقہ دیدیں۔ چوہدری صاحب نے فرمایا کہ صدقہ دیدونگا۔ لیکن اگر خواب بتانے میں کوئی مضائقہ نہ ہوتو بتا ہی دیں۔

خواب تھی کہ سیدنا حضرت مصلح موعود تشریف لائے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ میں ظفر اللہ خان کو لینے کے لئے آیا ہوں۔ اس پر چوہدری صاحب نے بڑی خوشی سے کہا کہ یہ منذر تو نہیں یہ تو بڑی مبشر خواب ہے اگر حضور مجھے ساتھ لے کر جائیں تو اس سے بڑی مبشر خواب کیا ہوگی۔ دعا کریں کہ جب میرا وقت واپسی کا آئے تو اسی طرح حضور کی معیت مجھے نصیب ہو۔

اس جگہ میں اپنے آنکھوں دیکھے تینوں ائمہ کرام کی پاک روحوں سے بصد ادب ومنت التماس کرتا ہوں کہ ہمارے سردار و آپ کو نہ ہم بھول سکے ہیں نہ زندگی بھر بھول سکتے ہیں اور یہ بھی مودبانہ عرض ہے کہ آپ نے وہ معرکے سر کئے اور وہ جاودانی نقوش چھوڑے ہیں اور ایسے روشنی کے مینار تعمیر کئے ہیں کہ آپ تینوں خلفائے کرام کا کوئی غلام آپ کو فراموش نہیں کرسکتا۔ ہر گل رارنگ بوئے دیگر است۔ جب ہمارا وقت واپسیں آئے تو ہمیں بھی اپنی جوتیوں میں بٹھالینا۔

حضرت سیدنا امام رابع کے بارہ میں بہت کچھ لکھا جاچکا ہے۔ اور بہت لکھا جائے گا۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ یہ سب کچھ ناکافی ہوگا۔ کبھی سمندر بھی کوزے میں بند ہوئے ہیں ہم جب محبوب الٰہی کا احوال لکھتے ہیں تو غرض یہ ہوتی ہے کہ اس سے دل کے درد کا کچھ مداوا ہو جائے گا کچھ آنسو بہاتے ہیں کہ یہ بھی درد دل کا ایک آزمودہ نسخہ ہے۔

مجبوری کے رنج والم اور وحشتوں میں بھی ایک لطف غم ہوتا ہے وہ اگر نہ رہے تو یہ تہی دستی اور بےنوائی بھی خود ایک درد بن جاتی ہے بے قراری میں دعا کرتا ہوں

میری ہمرکاب ہیں وحشتیں میری وحشتوں کو قرار دے
مجھے مہر وماہ سے کیا غرض مجھے بھیک میں میرا یار دے

حضور میں شگفتگی اخلاقی عظمت اور فراست اور وسعت قلب اور دیگر کئی حسنات اور اعلیٰ صفات کی فراوانی تھی۔ ہمارے محبوب کی نیم باز آنکھوں میں عشق الٰہی کی مستی اور پھر ساتھ لطیف حس مزاح اور انسانیت کی محبت آج بھی حضور کے نیاز مندوں کے لئے نظر افروز ہیں سینکڑوں ہزاروں نوجوانوں کو جن کی کوئی حیثیت نہیں تھی۔ محض ایک مشت خاک تھے۔ اور بس انہیں ہمدوش ثریا بنادیا۔

حضور کی محبتوں کا انداز تو زمانے بھر سے نرالا تھا۔ حضور کی محبتوں کی خوشبو نے میرے دل ودماغ اور جسم وجان کو ایسا مہکا دیا تھا۔ کہ تصوراتی عالم میں آج بھی وہی خوشبو مجھے معطر کررہی ہے۔

ہر چند کہ ہم اس منہ کے عاشق تھے۔ مگر فروری 2003ء سے میں نے جلد جلد حضور انور کی خدمت اقدس میں فیکس بھیجنا شروع کیں ڈھلتی عمر کے نتیجہ میں عناصر میں اعتدال نہ رہے تو چھوٹی سی بات سے بھی دل پر چوٹ پڑتی ہے اور پھر اس ناتواں بچے کی طرح جسے جب کوئی خطرہ محسوس ہوتا ہے تو ماں کی آغوش میں پناہ ڈھونڈھتا ہے مجھے ذرا گھبراہٹ محسوس ہوئی تو میں نے فوراً فیکس دیدی اور دعا کی درخواست حضور کی خدمت میں پیش کردی اور جب میں فیکس آفس سے نکل رہا ہوتا تھا تو سب گھبراہٹ کافور ہوچکی ہوتی اہل اللہ کو ارض وسما کا مالک قبولیت کا وہ بلند مقام عطا فرماتا ہے جس کے نشانات ساری دنیا میں رہنے والوں نے مشاہدہ کئے یہ الگ ایک مضمون ہے۔

یہاں میں یہ ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ مورخہ 31 مارچ 2003ء کو میں نے حضور کو ایک فیکس دی جو میرے سامنے اس وقت موجود ہے۔ اس کا پس منظر یہ ہے کہ انہی دنوں میری بہن کے بیٹے عزیزم بشارت احمد نے حضور انور سے جرمنی سے لندن آکر ملاقات کرنا چاہی تو دفتر والوں نے کوئی شناخت کا حوالہ طلب کیا تو اس نے میرا نام لیا کہ اس کا بھانجا ہوں جب حضور سے ملا تو حضور نے ازراہ بندہ نوازی اس عاجز کی خیریت دریافت فرمائی اور خود ہی فرمایا کہ اس کے ابا کا نام ''عبدالعزیز'' تھا۔ وہ حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے۔ انہوں نے اپنے بیٹے یعنی اس عاجز کے لئے بہت دعائیں کیں پھر عزیز موصوف سے اس کا احوال ہمدردی سے دریافت فرمایا اور اسے بتایا کہ میں تمہارے ماموں کا حضرت مولانا شیر علی صاحب والا مضمون پڑھ رہا تھا ملاقات ختم ہوئی تو بشارت صاحب نے مجھے اسی وقت فون کیا۔

قربان جاؤں اس الفت اور لطف وکرم اور بندہ پروری پر کہ ساری عمر احسان فرماتے رہے جاتے جاتے بھی اپنے اس حقیر مگر دیرینہ غلام کا مول بڑھا گئے۔

ان بہتے آنسوؤں کا ہی تحفہ قبول ہو
ہے اس کے پاس کیا جو یہ تیرا غلام دے

حضور نے جو دل اور جو بستیاں جو ملک اور جو براعظم دین حق کیلئے فتح کئے ان کا طول وعرض اتنا ہے کہ میرا ناتواں قلم ان کے کسی ایک حصہ کو بھی قابو میں لانے سے قاصر رہے گا۔

میں یہ نوٹ لکھ چکا تو محترم خلیفہ صباح الدین صاحب سلمہ کا ایک روح پرور مضمون نظر سے گذرا جس میں حضور نے انہیں کسی ضرورت کے موقعہ پر اپنی گاڑی ایک سفر کے لئے عطا فرمادی تھی۔ تو مجھے حضور کے ایثار غنا اور وفا اور محبت کا واقعہ یاد آیا۔

5 راکتوبر 1974ء کو سرگودھا میں بیشتر احمدیوں کی املاک لوٹ لی گئی تھیں۔ یا نذر آتش کردی گئی تھیں۔ حضرت میرزا عبدالحق صاحب کا اثاث البیت بھی لوٹ لیا گیا اور توڑ پھوڑ بھی کی۔ حتی کہ ایک درندے نے حضرت موصوف کی جیب سے جبراً قیمتی پین بھی چھین لیا۔ برادرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد کا گھر اور کلینک اور ان میں موجود سارے سامان کو جلا کر راکھ کردیا گیا جس میں موٹر سائیکل اور موٹر کار بھی تھی اور بصد مشکل حافظ صاحب محترم اپنے چند افراد خانہ کے ہمراہ بچ نکلنے میں کامیاب ہوئے۔ اور سٹلائیٹ ٹاؤن میں پروفیسر رحمت علی صاحب مسلم کے گھر کا ایک کمرہ جس کا فرش ناہموار اینٹوں کا تھا۔ اس پر عام سی دری بچھا کر بہت وقت گذارا۔ اور اس دوران چارپائیوں بستروں اور رقوم کی بہت پیشکش ہوئی مگر موصوف نے ہمیشہ معذرت ہی کی۔ حتی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ہزار ہا روپے ان دوستوں کی بحالی کے لئے بھجوائے جن کی دکانیں خاکستر ہوچکی تھیں یا گھر کا سامان جلا دیا گیا۔ یا لوٹ لیا گیا تھا۔ حضور کی یہ امداد اس غرض سے تھی تا لٹے پٹے دوست اپنا کام معمولی سے سرمائے سے شروع کر دیں۔ یا مثلاً خورونوش کا کچھ سامان یا برتن یا بستر چارپائی وغیرہ خرید لیں۔ حضرت میرزا صاحب سلمہ نے اور ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب نے کوئی ایسی امداد لینے سے بھی معذرت ہی کی۔ جب اس کی رپورٹ حضور کی خدمت میں ارسال کی گئی کہ ان دو حضرات نے کوئی امداد نہیں لی۔ تو آپ نے فرمایا ٹھیک ہے انہوں نے کوئی تنگی ہی نہیں تھی۔ مجھے معلوم تھا۔ میں ان کے لئے الگ دعا کررہا ہوں۔ سچ ہے کہ ولی را ولی می شناسد

کاش ہمیں بھی وہ مقام غنا اور توکل نصیب ہو جو سرگودھا کے ان دو بزرگوں کو عطا ہوا تھا۔

اسی دوران حضرت صاحبزادہ میرزا طاہر احمد صاحب نے اپنی کار حافظ صاحب کو بھیج دی اور ڈرائیور کے ہاتھ ایک خط ارسال کیا کہ آپ ضرور یہ موٹر کار رکھ لیں۔ آپ کو سانس کی بھی تکلیف ہے پیدل آپ چل نہیں سکتے۔ اور بہت تاکید کی کہ یہ واپس نہ بھیجیں مجھے اب اس کی ضرورت نہیں ہم یعنی محمد اقبال صاحب پراچہ قریشی محمود الحسن صاحب اور عاجز راقم جناب حافظ صاحب کے پاس صبح شام جایا کرتے تھے۔ اس روز میں اکیلا گیا تو اسی کمرے میں بیٹھے حضرت صاحبزادہ صاحب کے خط کا جواب لکھ رہے تھے جواب لکھ چکے تو حضرت صاحبزادہ صاحب کا خط اور اس کا جواب مجھے دے کر فرمایا کہ آج کل میری حالت بھی ایسی ہی ہے صاحبزادہ صاحب گو میرے بھائی ہیں مگر حضرت مصلح موعود کے بیٹے اور موجودہ حضرت صاحب کے چھوٹے بھائی ہیں دونوں خطوط دیکھ لیں کوئی بےادبی یا گستاخی کا جملہ دیکھیں تو کاٹ دیں۔

حضرت صاحب کا خط بڑا جذباتی اور محبت سے معمور تھا اور جواب اس کا حافظ بھائی نے جو دیا اس کے چند جملے ایسے میرے ذہن پر نقش ہوچکے ہیں کہ وہ میری زندگی کے بقیہ ایام میں میرے قلب وذہن کو منور کرتے رہیں گے۔ حافظ صاحب محترم نے لکھا کہ

آپ میرے بھائی ہیں آپ نے موٹر کار بھجوا کر مجھ پر بہت احسان کیا ہے مگر میری ساری کائنات 12x9 فٹ کا ایک کمرہ ہے نہ میرا کوئی کلینک رہا نہ میں نے کہیں جانا ہوتا ہے اور پھر لوگوں کو میرے خلاف ابھی اتنا تعصب ہے کہ جو شے میری طرف منسوب ہوگی اسے لوگ آج بھی آگ دکھادیں گے اور پھر لکھا کہ عرش پر سے اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے اور گویا مجھے فرمارہا ہے کہ (اگر میں کسی سے کوئی چیز لوں) کہ ''او بے غیرت مسعود ساری عمر تجھے میں نے موجیں کرائیں اور ذرا سا جھٹکا دیا ہے تو تجھے بدظنی ہوگئی ہے۔ کہ تمہارے لئے اب میرے خزانے میں کچھ باقی نہیں ہے اور تو لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلا رہا ہے''

یہ خیال کرکے خدا جانتا ہے میں کانپ جاتا ہوں اس لئے خدا کے لئے ناراض نہ ہوں آپ کی موٹر کار میں واپس بھیج رہا ہوں۔ ملاحظہ فرماویں کہ اس زندگی کے بہت بڑے ابتلا کو ذرا سا جھٹکا قرار دیا۔ اللہ والوں کے حوصلے بھی کتنے زیادہ قادر کریم نے عطا فرمائے ہوتے ہیں۔

اور اس وقت نیشنل بنک میں صرف 90 روپے آپ کے موجود تھے۔ وہ بھی آپ نے نکلوا لئے کہ ادویات وغیرہ منگوانے کے لئے اکاؤنٹ کھلوایا تھا مگر اب دوائیوں کی ضرورت نہیں ہے۔ نہ کوئی سرمایہ پاس تھا۔ نہ بنک میں کوئی کوڑی نہ کوئی سامان مگر اللہ تعالیٰ کی قدرتوں پر کامل توکل تھا۔ اور ہم نے دیکھا کہ نہ معلوم کہاں سے اللہ نے اتنا رزق عطا فرمایا کہ دیکھتے ہی دیکھتے مارکیٹ بھی بن گئی اور غالباً 23 دکانیں نیچے ہیں اور عالی شان مکان پہلی منزل پر۔

اللہ رزاق ذوالقوۃ المتین پر جو توکل کرے۔ اسے وہ اسی طرح ہی رزق دیتا ہے۔ ایک مخالف غیر از جماعت وکیل نے حیرت سے بارروم میں کہا معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ سے ڈاکٹر مسعود کو Aid مل رہی ہے میں نے یہ واقعہ حضرت خلیفہ ثالث کی خدمت میں عرض کیا تو حضور نے جلسہ سالانہ کی تقریر میں ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رزق عطا فرماتا ہے۔ نادان لوگ کہتے ہیں کہ ادھر سے اس کو امداد مل رہی ہے ادھر سے مل رہی ہے۔ اور پھر آسمان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا جہاں سے رزق ملتا ہے اس کا تو نادانوں کو علم ہی نہیں۔ اور اس جگہ یہ لطیفہ بھی برمحل ہے کہ حضرت میرزا صاحب کے پاس ان کے عقیدتمند دوست ملک محمد اقبال صاحب مشہور وکیل اپنے وکیل بیٹے کے ساتھ افسوس کرنے ان کے گھر گئے یاد رہے کہ اس سانحہ عظیمہ کے روز 18 ویں رمضان کی تاریخ تھی۔ ملک صاحب کا بیان ہے کہ میرزا صاحب نے فرمایا آپ شوگر کے مریض ہیں روزہ نہیں ہے تو میں چائے پیش کروں مگر ہماری ساری کراکری حملہ آوروں نے توڑ دی ہے یا لوٹ لی ہے مٹی کے برتنوں ہی میں پیش کرسکتا ہوں۔ اسے محسوس نہ کریں غالباً انہوں نے معذرت کرلی۔ ملک محمد اقبال صاحب بہت زیرک انسان تھے اور باوقار دوست فرماتے تھے کہ میرے وکیل بیٹے نے واپسی پر حیرت کا اظہار کیا کہ ابا یہ 75 سالہ بوڑھا جس کا سارا سامان لوٹ لیا گیا ہے اور اس کے پاس اب مٹی کے بھدے سے برتن ہی ہیں۔ جن میں ہمیں چائے پلانے کی ہمت رکھتا ہے۔ ابا یہ شخص اس ظلم اور درندگی کے خلاف واویلا بھی نہیں کررہا تھا جس کا شکار ہوا ہے بلکہ وہ مطمئن ہے خود روزے سے ہے۔ اور ہم دونوں نے روزہ نہیں رکھا ہوا۔ ''مگر وہ کافر اور ہم مومن'' اور حیرت سے وکیل بیٹے نے کہا ''ابا یہ کیسا کافر ہے اور ہم کیسے مومن ہیں''

پھر 26 راپریل 1984ء کی رات کو حضرت میرزا عبدالحق صاحب نے مجھے حکم دیا کہ موٹر لے کر آؤ ربوہ جانا ہے میں حاضر ہوگیا اتنا فرمایا کہ رات دس بجے حضور نے یاد فرمایا ہے۔ میں نے راستے میں پوچھا۔ (میں اور میرا منجھلا بیٹا اعجاز احمد ساتھ تھے) ہم نے آپ کو چھوڑ کر آجانا ہے یا رات وہیں رہ کر آپ کو ساتھ لانا ہے۔ جیسے حکم ہو آپ نے فرمایا حضور نے تمہیں بھی میٹنگ

میں بلایا ہے۔ خیر رات 10 بجے سے لے کر ایک بجے تک مشاورت ہوئی۔ بہت باتیں ہوئیں جن کے ذکر کا یہ موقع نہیں ہے۔ اگلی صبح حضور نے فرمایا کہ یہی دوست کل 10 بجے پھر آ جائیں۔ وہ جمعہ کا دن تھا اس دن پھر 10 بجے ہم پہنچ گئے۔ اور قریباً ایک بجے تک میٹنگ رہی اور پھر جمعہ کے لئے بیت اقصیٰ میں گئے نماز جمعہ حضور کی بجائے ایک اور صاحب نے پڑھائی۔ اس کے بعد حضور عازم لندن ہو گئے۔

پھر 19 سال بعد 19 اپریل کو سفر آخرت کے لئے لندن ہی سے رخصت ہو گئے۔

آفرین صد آفرین۔ تیری پیدائش بھی مبارک اور تیری زندگی کے شب و روز اور مہ و سال بھی مبارک کہ تو نے ہمیں حیات مستعار کے دوران معاشرت اور روحانیت کے نہ بھولنے والے سبق پڑھائے اور میرے پیارے آقا تیری وفات بھی مبارک کہ تو نے ہمیں مر کر بھی جینا سکھا دیا۔

سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ کا یہ جملہ بہت مشہور ہے۔ ''جو چاہو سو پوچھو'' اور اس دور میں آپ کی سوال و جواب کی محفلیں بھی ''جو چاہو سو پوچھو'' کی یاد دلاتی رہیں گی۔ اردو زبان میں بھی اور انگریزی زبان میں حضور نے علم اور روحانیت کے وہ سبق سوال و جواب کی محافل میں دیئے کہ جنہوں نے ہزاروں بلکہ لاکھوں دلوں کو رام کر لیا۔

کچھ عرصہ ہوا۔ میں اپنے گھر میں حضور کی سوال و جواب کی محفل سے MTA پر محظوظ ہو رہا تھا کہ میرے ایک عزیز دوست جو فوجداری قانون کے ماہر مانے جاتے ہیں اور قتل و غارت کے مقدمات کی پیروی میں سارے پنجاب میں پھرتے رہتے ہیں اس روز جہلم سے کوئی مقدمہ کر کے جو لوٹے تو میرے گھر آ گئے۔ کہ نون صاحب ٹھنڈا پانی بھی پلاؤ اور پھر چائے بھی۔ MTA پر پروگرام چل رہا تھا۔ میں نے کہا شاہ صاحب یہ پروگرام چلتا رہے؟ انہوں نے کہا ضرور میں یہ سنونگا۔ چنانچہ سارا پروگرام جو قریباً ایک گھنٹے کا تھا۔ انہوں نے بڑے انہماک سے سنا۔ اور اس وقت ''خوب ہے خوب ہے'' کہتے رہے۔

اگلے روز ہمارے بار روم میں کسی نے جماعت کے خلاف کوئی اعتراض کیا تو شاہ صاحب نے کہا کہ کل میں نے میرزا صاحب پر اعتراضات بھی سنے ہیں اور جوابات بھی۔ مختصراً تو جواب اس کا میں دونگا۔ تفصیلی جواب سننا چاہو تو نون صاحب چائے بھی پلائیں گے اور میرزا صاحب کی باتیں بھی سنائیں گے۔ غرض بے حد تعریف کرتے رہے۔

سر والٹر ریلے نے شیکسپیر کے بارہ میں کہا تھا ''وہ ایک کمیاب چیز تھا'' اس میں کچھ شک نہیں شیکسپیر علم و ادب کی دنیا میں نام پیدا کر گیا مگر میں سمجھتا ہوں۔ سر والٹر ریلے نے ایک لحاظ سے مبالغہ آرائی سے ہی کام لیا تھا۔ ''کمیاب بلکہ نایاب'' انسان دیکھنا ہو تو میرے حضور کو دیکھیے۔ علم و فضل دنیاوی بھی اپنی انتہا کو پہنچا ہوا تھا۔ علم دینی اور روحانی میں بھی اس دور میں اور کوئی آپ کا ہم پلہ نہیں تھا۔

مجھے یہ فخر بھی حاصل ہے کہ میں نے حضور کو بہت قریب سے دیکھا۔ منصب خلافت پر فائز ہونے سے پہلے بہت ملاقاتیں ہوتی تھیں۔ ایک دفعہ سرگودھا سے محترم قریشی محمود الحسن صاحب عزیزم محمد اکرام پراچہ صاحب اور یہ خاکسار راقم حضور کے ہمرکاب تھے۔ سفر راولپنڈی اور واپسی کا تھا۔ آج کل کی پھرتیاں بھی نہیں تھیں رات ادھر ہی بسر ہوئی دوسرے دن ہم براستہ گجرات گوجرانوالہ شیخوپورہ ربوہ آئے یہ سفر آنے جانے کا 10/12 گھنٹے کا تھا۔ مجھے یاد ہے واپسی پر میں نے ادب سے عرض کیا کہ جناب میاں صاحب اب بھی کوئی نظم لکھی ہے۔ فرمایا نہیں میں نے کہا پہلے تو آپ نظمیں کہا کرتے تھے۔

فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہے۔ میں نے کہا کہ ایک نظم میں نے آپ کی زبانی سنی ہوئی ہے۔ کونسی؟ میں نے اس نظم کے جتنے شعر یاد تھے پڑھ دیئے۔ جوانی میں حافظہ بھی ساتھ دیتا تھا پس نظم سنی پسند آئی اور بیشتر حصہ یاد ہو گیا۔

کچھ لوگ وہ جو چاہتے ہیں دولت جہاں ملے
زمین ملے مکان ملے سکون قلب و جاں ملے
پر احمدی وہ ہیں کہ جن کے جب دعا کو ہاتھ اٹھیں
تڑپ تڑپ کے یوں کہیں کہ ہم کو قادیاں ملے

اس سے اگلے شعر بھی میں نے سنائے فرمایا اب یاد آ رہا ہے ورنہ میں تو بھول چکا تھا۔ اور میری یادداشت پر خوشی کا اظہار فرمایا تم نے یاد رکھے ہیں ''کلام طاہر'' طبع ہوئی تو اس میں یہ شعر موجود پائے گجرات میں اترے عزیزم سعید قریشی کے ہاں چائے پی۔ گوجرانوالہ کے تکے مشہور ہیں ہم نے عرض کیا کہ شام تو ہو ہی گئی ہے یہ بھی چکھ لیں۔ اور پھر رات کو ربوہ آپ کو چھوڑ کر ہم سرگودھا پہنچے۔

جوں جوں تعارف بڑھتا گیا ہم نے دیکھا کہ بند کلی آہستہ آہستہ کھل کر فضا کو معطر کرتی جاتی اور وہ شخص سراپا محبت اور وفا اور سادگی اور ایثار اور روحانیت اور للٰہیت تھا۔

جب حضور خلیفہ بنے تو ہم قدرتی طور پر زیادہ محتاط اور مودب ہو گئے مگر اس طرف سے محبتوں کا وہ ریلا آیا جس سے ہماری محرومیوں اور پژمردگیوں اور کم مائیگی کے پر بھیگ گئے۔ وہ بقول عبید اللہ علیم صاحب ''چھاؤں چھاؤں'' شخص تھا۔ اور ہم ہی کیا ایک دنیا نے اعتراف کیا کہ بسیار خوباں دیدہ ایم لیکن تو چیزے دیگری

ایسے گردش چرخ نے چرخ چاڑھے
سب کیتیاں بیتیاں بھل گیاں
دیلا مردیاں تیک اوہ یاد رہنائیں
جیہڑا گزریا تیری دیوار تھلے

بحر العلوم ہونے کے ساتھ ساتھ زندہ دلی اور لطیف مزاح کی طولانی ایسی کہ بڑوں اور چھوٹوں اور عورتوں اور بچوں سب کے دلوں کو اپنی گرفت میں لے لیتے۔ اور تسخیر کر لیتے تھے۔

حضور کے حوالے سے یادوں کا ایک جنگل آباد ہے [illegible] کی گنجائش نہیں آپ کی جبین پر آنیوالے دنوں کی بشارتیں رقم تھیں۔ ظاہر و باطن دونوں خوبصورت اور خوشبودار تھے۔ قومیں آپکی روحانی زندگی سے زندگی پائیں گی اور آپ کے اقوال زریں ہر شخص کا قبلہ راست کرنے میں ممد و معاون بنتے رہیں گے اب اڑھائی ماہ سے زیادہ عرصہ ہو گیا حضور کو رحلت فرمائے۔ مگر اس سانحہ کی چوٹ اتنی شدید ہے کہ کوئی فلسفہ کوئی منطق کوئی تشریح دل کو ڈھارس دینے کا موجب نہیں بن سکی آپ کی پرشوکت آواز کی بازگشت احمدیت کے بلند و بالا گنبدوں سے گونجتی رہے گی۔

مگر یاد رہے کہ دکھ اور مجبوری اور محرومی کا شدید احساس اپنی جگہ برحق مگر ہم ماتمی قوم نہیں ہیں اور نہ ہی سینہ کوبی ہمارا شعار ہے دل غموں سے بھرا ہے تو بھرا رہے کہ یہ بھی وفا کا ایک ضروری اور فطری تقاضا ہے اپنے محسنوں کو یاد رکھنا زندہ قوموں کی ایک بڑی علامت ہے حضور کے فرمودات محفوظ ہیں ہمیں ان کی روشنی میں اپنی اور اپنی اولادوں کی اصلاح کرتے رہنا چاہئے مگر ہمارا آقا بڑا ہی باوفا آقا ہے اس نے ہمیں مغموم دیکھا تو دیر نہیں کی جلد ہی ہمیں مسرور کر دیا۔ ایک ہاتھ سے ایک نعمت عظمیٰ ہم سے واپس لی تو خالی ہاتھ تو نہیں رہنے دیا۔ دوسرے ہاتھ سے اسی کا بدل ہمیں سیدنا حضرت صاحبزادہ میرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی شکل میں عطا فرما دیا ہمارا فرض ہے کہ ہم سب کمال محبت اور عقیدت اور جذبہ اطاعت کے ساتھ حضور انور کے ساتھ چمٹ جائیں۔

اللہ تعالیٰ کا اپنا انتخاب ہے جو مبارک ہے یقیناً مبارک ہے اللہ تعالیٰ حضور کو تا دیر سلامت رکھے اور غلبہ دین اور جماعت کی ترقی اور بہبودی کے پروگراموں میں سماوی تائیدات انہیں حاصل ہوں۔ سوچیں تو ایک ہی ثمر دار درخت کی دو شاخیں ہیں بقول برادر قدسی صاحب۔

ایک ہی مشعل کی کرنیں ذی وقار
وہ بھی تھا اک نور یہ بھی نور ہے
وہ غنی تھا یہ سخی ابن سخی
وہ مظفر تھا تو یہ منصور ہے

فرخ سلطانی

توضیح مرام کے بعض اہم مضامین

سوال و جواب کی شکل میں

سیدنا حضرت مسیح موعود نے اس کتاب میں اپنے دعویٰ کو مفصل و مدلل بیان فرمایا۔ توضیح مرام دراصل رسالہ ''فتح اسلام'' کا دوسرا حصہ ہے۔

1۔ فتح اسلام اور توضیح مرام دونوں کے ٹائٹل پر دو یکساں اشعار لکھے ہیں کونسے ہیں۔

کیا شک ہے ماننے میں تمہیں اس مسیح کے
جس کی مماثلث کو خدا نے بتا دیا
حاذق طبیب پاتے ہیں تم سے یہی خطاب
خوبوں کو بھی تو تم نے مسیحا بنا دیا

2۔ فتح اسلام اور توضیح مرام کے بعد حضور نے ایک اور کتاب کی اشاعت کا اعلان کیا ہے جو ان کا تیسرا حصہ ہے اس کا نام بتائیں۔

ازالہ اوہام

3۔ حضرت یوحنا کو کن مزید دو ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔

ایلیا۔ الیاس (ادریس)

4۔ حضرت مسیح نے آسمان سے اترنے کے معاملہ کو کس نبی کی مثال دے کر حل کیا ہے۔

حضرت یوحنا۔ حضرت یحییٰ

5۔ حدیث میں مسیح موعود کے رنگ اور بالوں کا حلیہ کیا بیان کیا گیا ہے۔

رنگ گندمی۔ بال سیدھے جو کانوں تک لٹکتے ہیں۔

6۔ محبت الٰہی اور ہمدردی خلق کے ملنے سے کونسی تیسری چیز پیدا ہوتی ہے۔

روح القدس

7۔ محبت الٰہی کے تین درجات کونسے ہیں۔

1۔ فرشتہ یا سکینت و اطمینان۔ 2۔ روح القدس۔ 3۔ روح الامین

8۔ تعلق کے سب سے بلند درجہ کا نام کیا ہے۔

محمدؐ

9۔ ملائک کے 2 معنے کیا ہیں

1۔ وہ زمین و آسمان کے لئے روح کی طرح ہیں۔ 2۔ رسولوں کا کام دیتے ہیں۔

10۔ انسان کامل کے مرتبہ کو واضح کرنے کے لئے حضور نے کس سورۃ کی تفسیر کی ہے۔

سورۃ الشمس

11۔ جبرئیلی نور کا کونسا حصہ تمام جہان میں پھیلا ہوا ہے۔

46 واں

12۔ قیوم خدا کی نسبت سے تمام عالم کی حضور نے کیا مثال دی ہے۔

تمام عالم اس کے اعضا کے طور پر ہے۔

13۔ سورج کتنے مقامات میں متشکل ہو کر دنیا پر مختلف قسموں کی تاثیریں ڈالتا ہے۔

730

14۔ انا عرضنا الامانة میں امانت سے کیا مراد ہے۔

عشق و محبت الٰہی۔ پوری اطاعت

15۔ حضور نے رسول اللہؐ کی شان کے اظہار کے لئے کونسے دو نبیوں کی پیشگوئیاں بیان کی ہیں۔

حضرت داؤدؑ۔ حضرت یسعیاہؑ

تعارف کتب

محبت کے ملک کی بادشاہت

(سیرت حضرت مسیح موعود)

نام کتاب: محبت کے ملک کی بادشاہت
تالیف: ملک محمد سلیم شاہد
سن اشاعت: فروری 2003ء
تعداد صفحات: 70

حضرت مسیح موعود بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں
"مجھے جو دیا گیا ہے وہ محبت کے ملک کی بادشاہت اور معارف الٰہی کے خزانے ہیں جن کو میں بفضلہ تعالیٰ اس قدر دوں گا کہ لوگ لیتے لیتے تھک جائیں گے۔"
(روحانی خزائن جلد 3 ص 566)

زیر تبصرہ کتاب میں حضرت مسیح موعود کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو حضرت مسیح موعود کی اس تحریر کی روشنی میں مرتب کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود کا خدا تعالیٰ سے تعلق، اپنے مالک حقیقی سے پیار اور محبت اور عشق حقیقی۔ اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عشق، قرآن کریم سے بے پایاں محبت۔ بنی نوع انسان کے ساتھ محبت و شفقت کے نظارے حضرت مسیح موعود کے اپنے الفاظ میں ہی اکٹھے کر دیئے گئے ہیں۔ کتاب کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس کا ٹائٹل خوبصورت رنگین ہے جس میں گلاب کا پھول بھی طبع شدہ ہے۔ جو اس بات کی غمازی کر رہا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی سیرت ایک خوشنما اور معطر گلاب کی مانند ہے جس کی خوشبو سے نہ صرف ہم نے خود اپنے آپ کو معطر کرنا ہے بلکہ یہ خوشبو دوسروں تک بھی پہنچانی ہے۔ (ایم۔ ایم۔ طاہر)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35013 میں کامران احمد ثاقب ولد محمد عرفان صابر قوم بلوچ پیشہ متعلم وقف جدید عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بلدیہ ٹاؤن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 2002-10-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1100 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد کامران احمد ثاقب ولد محمد عرفان صابر بلدیہ ٹاؤن کراچی گواہ شد نمبر 1 محمد عرفان صابر والد موصی گواہ شد نمبر 2 مقصودہ پروین بنت محمد صابر کراچی

مسل نمبر 35014 میں مبارک احمد ولد امیر علی قوم کھرل پیشہ دکاندار عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مظلوپورہ شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج تاریخ 2003-1-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان واقع مظلوپورہ ڈاکخانہ شیخوپورہ کا نصف حصہ مالیتی -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3200 روپے ماہوار بصورت دوکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مبارک احمد ولد امیر علی شیخوپورہ گواہ شد نمبر 1 مبشر منظور وصیت نمبر 24244 گواہ شد نمبر 2 ثناء اللہ ولد غوث محمد شیخوپورہ

مسل نمبر 35015 میں عمران بابر ولد عبد الغفور طارق قوم آرائیں پیشہ وقف زندگی عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار الواقفین دار الصدر جنوبی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج تاریخ 2003-3-11 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3610 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عمران بابر ولد عبد الغفور طارق دار الصدر جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 1 شکیل احمد خان وصیت نمبر 27767 گواہ شد نمبر 2 نادر محمود وصیت نمبر 30088

مسل نمبر 35016 میں ظہیر احمد ندیم ولد مستری سراج الدین قوم مغل پیشہ تجارت عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار النصر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج تاریخ 2003-1-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان رقبہ 10 مرلے واقع 9/20 دار النصر شرقی ربوہ مالیتی -/600000 روپے۔ 2۔ دوکان واقع 3/29 دار الرحمت شرقی ربوہ مالیتی -/650000 روپے۔ 3۔ ایک عدد پلاٹ رقبہ 3-7 مرلے واقع ملکہ کوہالہ فیصل آباد مالیتی -/130000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ظہیر احمد ندیم ولد مستری سراج الدین دار النصر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 خرم بٹ وصیت نمبر 32000 گواہ شد نمبر 2 مبارک احمد خان ولد عبد الرحیم خان دار النصر شرقی ربوہ

مسل نمبر 35017 میں محمد نیئن تبسم ولد بدر الدین فاروقی قوم راجپوت پیشہ راج گیری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بیوت الحمد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 2003-3-3 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت راج گیری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد نیئن تبسم ولد بدر الدین فاروقی بیوت الحمد ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد طالب ولد حافظ محمد یوسف بیوت الحمد ربوہ گواہ شد نمبر 2 احمد خان مندرانی ولد یار محمد خان بیوت الحمد ربوہ

مسل نمبر 35018 میں ثمرۃ مظفر بنت مظفر احمد قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار العلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 2003-1-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 21.400 گرام مالیتی -/7200 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ثمرۃ مظفر بنت مظفر احمد وڑائچ دار العلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عنایت اللہ وصیت نمبر 21583 گواہ شد نمبر 2 محمد الدین وصیت نمبر 15530

مسل نمبر 35019 میں نسیم اختر زوجہ چوہدری نصیر احمد کاہلوں قوم جٹ کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار العلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج تاریخ 2002-12-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر -/1500 روپے۔ 2۔ طلائی زیور وزنی ایک تولہ مالیتی -/6500 روپے۔ 3۔ پلاٹ برقبہ 5 مرلے واقع دار العلوم شرقی ربوہ مالیتی -/150000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور

باقی صفحہ 7 پر

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

سوموار 21 رجولائی 2003ء

12.10 a.m	عربی سروس
1-10 a.m	چلڈرنز کارنر
1-55 a.m	مجلس سوال و جواب
3-30 a.m	تعارف
5-05 a.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز کارنر
6-25 a.m	مجلس سوال و جواب
7-30 a.m	کوئز
9-00 a.m	تعارف
10-00 a.m	ملاقات
11-05 a.m	تلاوت، عالمی خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	چائنیز پروگرام
1-45 p.m	مجلس سوال و جواب
3-15 p.m	انڈونیشین سروس
5-05 p.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 p.m	مجلس سوال و جواب
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	فرانسیسی سروس
9-00 p.m	جرمن سروس
10-10 p.m	مجلس سوال و جواب

منگل 22 رجولائی 2003ء

12.10 a.m	عربی سروس
1-25 a.m	چلڈرنز کارنر
2-25 a.m	مجلس سوال و جواب انگریزی
3-30 a.m	ملاقات
5-05 a.m	تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
5-50 a.m	چلڈرنز کارنر
6-35 a.m	مجلس سوال و جواب
7-45 a.m	طب کی باتیں
8-45 a.m	لجنہ میگزین
10-00 a.m	ملاقات
11-05 a.m	تلاوت، خبریں
11-35 a.m	لقاء مع العرب
12-40 p.m	سفر ہم نے کیا
1-45 p.m	مجلس سوال و جواب
3-15 p.m	انڈونیشین سروس
5-05 p.m	تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
5-50 p.m	مجلس سوال و جواب
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-05 p.m	ملاقات
9-00 p.m	جرمن سروس
10-00 p.m	فرانسیسی سروس
11-05 p.m	لقاء مع العرب

بدھ 23 رجولائی 2003ء

12-10 a.m	عربی سروس
1-10 a.m	چلڈرنز کارنر
1-55 a.m	مجلس سوال و جواب
3-35 a.m	ملاقات
5-05 a.m	تلاوت، ہماری تعلیم، خبریں
5-55 a.m	چلڈرنز کارنر
6-30 a.m	مجلس سوال و جواب
7-30 a.m	ہماری کائنات
8-30 a.m	تقریر
9-10 a.m	تعارف
10-15 a.m	خطبہ جمعہ
11-00 a.m	تلاوت، خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	سواحیلی سروس
1-50 p.m	مجلس سوال و جواب
3-20 p.m	انڈونیشین سروس
5-05 p.m	تلاوت، ہماری تعلیم، خبریں
6-00 p.m	مجلس سوال و جواب
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	فرانسیسی سروس
9-00 p.m	فرانسیسی زبان میں چند پروگرام

جمعرات 24 رجولائی 2003ء

12-00 a.m	عربی سروس
1-40 a.m	مجلس سوال و جواب
2-40 a.m	ہماری کائنات
3-40 a.m	خطبہ جمعہ
5-05 a.m	تلاوت، درس ملفوظات، عالمی خبریں
5-55 a.m	چلڈرنز کارنر
6-30 a.m	مجلس سوال و جواب
7-30 a.m	پیرہن
8-30 a.m	کینیڈین سروس
9-30 a.m	کمپیوٹر سب کے لئے
10-00 a.m	ترجمۃ القرآن کلاس
11-05 a.m	تلاوت، عالمی خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	سندھی سروس
1-40 p.m	مجلس سوال و جواب
3-40 p.m	انڈونیشین سروس
5-05 p.m	تلاوت، درس ملفوظات، عالمی خبریں
6-05 p.m	جلسہ سالانہ UK کے کارکنان کا تعارف
7-00 p.m	ترجمۃ القرآن کلاس
8-00 p.m	فرانسیسی سروس
9-00 p.m	جرمن سروس

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرمہ فرخندہ اختر صاحبہ ریٹائرڈ گورنمنٹ ٹیچر س اہلیہ مکرم چوہدری ظفر اللہ کاہلوں صاحب کارکن دفتر امانت تحریک جدید بنت مکرم چوہدری غلام قادر صاحب ساکنہ دارالنصر غربی الف طویل علالت کے بعد مورخہ 11 جولائی 2003ء بروز جمعۃ المبارک بعمر 63 سال وفات پا گئیں۔ مورخہ 13 جولائی کو احاطہ دفاتر صدر انجمن میں ان کی نماز جنازہ مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری محمود احمد صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے دعا کروائی۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ دو بیٹے مکرم اعجاز ظفر اللہ صاحب متعلم پی ایچ ڈی امریکہ اور سمیع اللہ ظفر صاحب بی ایس سی انجینئرنگ اور ایک بیٹی مقیم جرمنی چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی مغفرت اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرم چوہدری مظفر حسین صاحب کاہلوں قائد علاقہ گوجرانوالہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 26 فروری 2003ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مدثر احمد عطا فرمایا تھا۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے نومولود مکرم چوہدری محمد حسین صاحب کاہلوں مرحوم آف کھریا ضلع سیالکوٹ کا پوتا اور صوبیدار میجر (ر) دوست محمد صاحب مرحوم آف دارالعلوم جنوبی کا نواسہ ہے بچے کی درازی عمر نیک اور خادم دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم وسیم احمد صاحب کارکن دارالقضاء اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے خسر محترم چوہدری بشیر احمد صاحب جٹ ولد مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب مرحوم سکنہ احمد نگر ربوہ مورخہ 14 جولائی 2003ء بعمر 60 سال ایک حادثہ میں اچانک وفات پا گئے۔ اسی روز مکرم عبد المجیب صاحب مربی سلسلہ نے بعد نماز عشاء نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد مرحوم کو مقامی احمدیہ قبرستان احمد نگر میں دفن کیا گیا۔ مرحوم نہایت شریف الطبع اور مخلص احمدی تھے۔ اپنے پسماندگان میں مرحوم نے اپنی اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم کی مغفرت بلندی درجات اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم مرزا نصیر احمد صاحب چٹھی مسیح نائب وکیل وقف نو لکھتے ہیں کہ خاکسار کے ماموں مکرم سید مبارک احمد صاحب افغان ابن حضرت مولوی غلام محمد صاحب افغان رفیق حضرت مسیح موعود و یکے از شاگردان حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف صاحب شہید مورخہ 5 جولائی 2003ء کو میڈیکل کمپلیکس پشاور میں ایک مختصر سی علالت کے بعد وفات پا گئے۔ مرحوم اپنے بچوں کے ہمراہ گزشتہ دس برس سے پاکستان میں ہی تھے۔ آپ نے اپنی یادگار تین بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں جن میں سے 5 بڑے بچے شادی شدہ ہیں سب سے چھوٹا بیٹا منور احمد ابھی غیر شادی شدہ ہے۔ مرحوم موصی تھے۔ اسی روز پشاور میں مکرم نعمت اللہ جاوید صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ انہیں امانتاً پشاور کے احمدیہ قبرستان میں دفن کیا گیا ہے۔ جملہ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات اور ان کی جملہ اولاد کے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی حفظ وامان میں رہنے اور صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرمہ بشریٰ ناصر صاحبہ فیکٹری ایریا ربوہ کے بیٹے شرجیل احمد عمر گیارہ سال کی فریکچر شدہ ٹانگ کی ہڈی کا آپریشن 13 جولائی کو فضل عمر ہسپتال میں ہوا ہے۔ شفائے کاملہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم ڈاکٹر محمد اکرم وقار صاحب گلشن راوی لاہور کو مورخہ 2 جولائی کو موٹر سائیکل پر راستے میں پتنگ کی ڈور گلے میں پھر جانے سے گردن پر زخم آئے ہیں۔ شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

نماز جنازہ

مکرم خواجہ عبدالحمید صاحب پنشنر صدر انجمن مورخہ 15 جولائی کو بعمر 93 سال کینیڈا میں وفات پا گئے ہیں۔ ان کا جنازہ مورخہ 23 جولائی بروز بدھ بعد نماز عصر بیت المبارک میں ہوگا۔ (خواجہ عبدالسمیع دارالیمن وسطی)

بقیہ صفحہ 6

فرمائی جاوے۔ الامۃ نسیم اختر زوجہ چوہدری نصیر احمد کاہلوں دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 منور ... کاہلوں وصیت نمبر 19425 گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد کاہلوں ولد محمد نواز کاہلوں دارالعلوم شرقی ربوہ

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب			
سوموار	21-جولائی	زوال آفتاب	12-15
سوموار	21-جولائی	غروب آفتاب	7-15
منگل	22-جولائی	طلوع فجر	3-40
منگل	22-جولائی	طلوع آفتاب	5-15

مساجد و مدارس کا غلط استعمال روکیں وزیراعظم

وزیراعظم میر ظفر اللہ جمالی نے صوبائی حکومتوں کو ہدایات جاری کی ہیں دہشت گردی اور لاقانونیت کے مکمل خاتمے کے لئے مساجد اور مدارس کا غلط استعمال نہ ہونے دیں یہ بات اسلام آباد میں بین الصوبائی اجلاس کی صدارت کے دوران کہی۔ پولیس چوکیاں قائم کرنے کیلئے صوبوں کیلئے 60`60 کروڑ روپے کی گرانٹ منظور کر لی گئی ہے۔

پاکستان کی جارحیت نظر انداز نہیں کرینگے

افغانستان کے صدر حامد کرزئی نے برطانوی اخبار ٹیلی گراف کو انٹرویو دیتے ہوئے پاکستان کو خبردار کیا ہے کہ ان کا ملک اب پاکستانی جارحیت کو نظر انداز نہیں کریگا۔ خاموش تماشائی نہیں بنیں گے ہم آزاد ملک اور خودمختار لوگ ہیں کسی کے ماتحت نہیں سنگین ترین محاذ آرائی میں بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ انتہا پسندوں کے حملے بند ہونے چاہئیں۔

دہشت گرد تنظیموں کے خلاف کارروائی

جاری رہے گی جنرل پرویز مشرف نے مراکش کے شہر رباط میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا کہ دہشت گرد تنظیموں کے خلاف کارروائی جاری رہے گی اور ہم کسی غیر ملکی کو پناہ نہیں دینگے۔ ہر قسم کی دہشت گردی کے لئے بھرپور کوشش کر رہے ہیں۔

واپڈا کو 2 کھرب 15 ارب سے زائد کی

وصولی گزشتہ مالی سال کے دوران واپڈا کو 2 کھرب 15 ارب 5 کروڑ 70 لاکھ روپے کی وصولی ہوئی ہے۔ بلوں کی وصولی کی یہ رقم گزشتہ سے پیوستہ سال کی نسبت 14.4 فیصد زیادہ ہے۔ مجموعی طور پر 47 ارب 39 کروڑ 40 لاکھ یونٹ بجلی فروخت کی گئی۔ مختلف شعبوں میں بجلی کی کھپت میں اضافہ ہوا ہے صنعتی کھپت میں 6.56 تجارتی کھپت میں 9.94 فیصد اور زرعی شعبہ میں 7.24 فیصد اضافہ ہوا ہے۔

3۔ارب گرانٹ سے امریکی قرضے اتاریں

گے وزیر خارجہ شوکت عزیز نے کہا ہے کہ امریکہ سے ملنے والی 3۔ارب ڈالرز کی گرانٹ غیر مشروط ہے۔ اسے استعمال کر کے سارا امریکی قرضہ اتار دینگے۔ پارلیمنٹ اس پیکج پر بحث کر سکتی ہے۔

ایک ہفتہ میں زرمبادلہ میں 2 کروڑ 82

لاکھ ڈالرز کا اضافہ ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں ایک ہفتہ کے دوران 2 کروڑ 82 لاکھ ڈالرز کا اضافہ ہوا ہے۔ اس اضافے سے زرمبادلہ کے کل ذخائر 10 ارب 76 کروڑ 80 لاکھ ڈالرز ہو گئے ہیں۔

پوری دنیا میں امن قائم کرینگے امریکی صدر

بش اور برطانوی وزیراعظم ٹونی بلیئر نے واشنگٹن میں ایک مشترکہ نیوز کانفرنس کے دوران کہا ہے کہ افغانستان اور عراق میں مشن مکمل نہیں ہوا لیکن ہم پوری دنیا میں امن قائم کرینگے۔ ڈھائی کروڑ عراقیوں کو ڈکٹیٹر سے آزادی دلائی۔ صدام امریکہ اور پوری دنیا کیلئے خطرہ تھا۔ ان کے پاس کیمیائی اور حیاتیاتی ہتھیار تھے جوہری ہتھیار بھی بنا رہا تھا۔ صدام حکومت ختم کرنے کا کوئی پچھتاوا نہیں۔ پوری دنیا میں دہشت گردی کا وائرس پھیلا ہوا ہے جس کا خاتمہ ایک ملک نہیں بلکہ ہم سب کو مل کر کرنا ہے۔ امریکی صدر نے کہا کہ عراق جنگ کا حکم میں نے دیا۔ ہر قسم کی ذمہ داری قبول کرتا ہوں۔

عرب ممالک میں امریکی ریڈیو۔ ٹی وی

امریکی ایوان نمائندگان نے عرب ٹی وی چینل کا مقابلہ کرنے اور عرب ملکوں میں امریکہ کے خلاف بڑھتی ہوئی مخالفت کے جواب میں ایک ارب تیس کروڑ ڈالر کے فنڈز منظور کئے ہیں جس سے عرب ملکوں کیلئے نیا ریڈیو اور ٹی وی چینل شروع کیا جائے گا جبکہ اسرائیل کو فوجی اور اقتصادی امداد کی مد میں 2.7 ارب ڈالر فراہم کئے جائیں گے ریڈیو ٹی وی چینلز کے ذریعے صدام کے حامیوں کے بیانات اور ان کی طرف سے مسلح جدوجہد جاری رکھنے والی خبروں اور الجزیرہ ٹی وی کا مقابلہ کیا جائے گا۔ نشریات 24 گھنٹے جاری رہے گی۔

عراق میں اجتماعی قبر دریافت امریکی فوج نے

بغداد کے شمال میں ایک اجتماعی قبر سے 400 لاشیں برآمد کر لی ہیں۔

صدام اور اس کے بیٹے زندہ ہیں امریکی سی

آئی اے نے دعویٰ کیا ہے کہ عراق کے معزول صدر صدام حسین اور ان کے دونوں بیٹے ادے اور قصے زندہ ہیں اور عراق میں موجود ہیں۔

عراق میں جمہوریت کا جائزہ امریکی نائب

وزیر دفاع پانچ روزہ دورے پر عراق پہنچ گئے ہیں جہاں وہ امریکی فوج کی کامیابیوں اور ناکامیوں کا جائزہ لینے کے علاوہ عراق میں نئی حکمت عملی کی تیاری کا کام بھی کرینگے نیز عراق میں جمہوریت کے قیام کا بھی جائزہ لیں گے۔

سعودی عرب میں بے روزگاری سعودی

شہریوں میں بڑھتی ہوئی بے روزگاری کے مسئلہ سے نمٹنے کیلئے حکومت سعودی عرب نے مختلف ملکوں کے 18 ہزار کارکنوں کو فارغ کر کے ان کی جگہ سعودی شہریوں کو ملازمتیں دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

فضائی رابطوں کیلئے مکمل تیار ہیں پاکستان

نے کہا ہے کہ وہ بھارت سے مستقل بنیادوں پر فضائی تعلقات بحال کرنا چاہتا ہے اس سلسلہ میں بھارت سے ضمانت مانگی جا رہی ہے کہ وہ یکطرفہ رابطہ منقطع نہیں کریگا۔ پی آئی اے کے چیئرمین احمد سعید نے کہا کہ فضائی رابطہ کی بحالی کا فیصلہ ایک ماہ میں ہو جائے گا طیارے تیار ہیں حکومت کے فیصلہ کرتے ہی پروازیں شروع کر سکتے ہیں۔ اس سال PIA کو ساڑھے تین ارب روپے کا منافع ہوا ہے۔ تنخواہوں میں 20 فیصد کر دیا گیا ہے۔ آئندہ برس چار ائیر بس خرید یں گے۔ پی آئی اے میں اب کسی کو مستقل ملازمت نہیں دینگے کنٹریکٹ پر بھرتیاں ہونگی۔

بقیہ صفحہ 1

سے واقع ہوئی وہ معلمین کا مطالبہ تو کرتی ہیں لیکن معلمین تیار کرنے کی طرف توجہ نہیں دیتیں اور نہ ہی احباب حسب ضرورت بطور معلم کام کرنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں اب اگر دو سو معلمین کی ضرورت ہو اور آپ صرف سو معلم دیں تو باقی کہاں سے آئیں گے؟ پس جماعتوں کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں ایسے لوگ پیش کرنے چاہیں جو بطور معلم خدمت بجا لا سکیں اس کے بغیر وقف جدید کے کام میں وسعت پیدا نہیں ہو سکتی۔

(الفضل 18 جنوری 1978ء)

(ناظم ارشاد وقف جدید)

1924ء سے خدمت میں مصروف
راجپوت سائیکل ورکس
ہر قسم کی سائیکل، ان کے حصے، بے بی کار، پرام
سوئنگز واکرز وغیرہ دستیاب ہیں۔
پروپرائٹرز: نصیر احمد راجپوت۔ منیر احمد اظہر راجپوت
محبوب عالم اینڈ سنز
24۔ نیلا گنبد لاہور فون نمبر: 7237516

اب جلسہ جرمنی پر جانے والے احباب کے لئے
خوشخبری
لاہور۔ فرینکفرٹ
واپسی لاہور کرایہ 33900 روپے
سبینا ٹریولز
یادگار روڈ بالمقابل دفتر انصار اللہ پاکستان
فون ربوہ 211211 فیکس 215211
فون اسلام آباد: 2829706 فیکس: 2829652

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر
کامیاب علاج ___ ہمدردانہ مشورہ
اوقات مطب
موسم گرما: صبح ۸ بجے تا ۲ بجے شام ۶ بجے تا ۸ بجے
موسم سرما: صبح ۹ بجے تا ۲ بجے شام ۴ بجے تا ۶ بجے
جمعۃ المبارک صبح ۸ تا ۱۱ بجے
بروز جمعرات ناغہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: ۲۱۱۴۳۴ ۲۱۲۴۳۴ فیکس ۰۴۵۲۴ ۲۱۳۹۶۶